رنگِ سخن

ہاتھ سینے سے گھڑی بھر بھی جدا ہوتا نہیں
قرض اتنا بینک کا ہے اب ادا ہوتا نہیں
"سود" کا گر لفظ لکھنا بھی گنہ ٹھہرا تو پھر
بینک والوں سے خدا کیونکر خفا ہوتا نہیں
ان امیروں کو تو کر دیتے ہیں حاکم خود معاف
ہم غریبوں کے لئے کیوں حوصلہ ہوتا نہیں
ان کو ملتا ہی نہیں ہے بار یابی کا شرف!
جن کا چمچوں سے کوئی بھی رابطہ ہوتا نہیں
پھر وہی ہر پھر کے آجاتے ہیں اپنے سامنے
ناخدا جیسے کوئی ان کے سوا ہوتا نہیں
ہم اگر چھو لیں تو لٹکیں دار پر اے دوستو
وہ حسیں خود بھی جنھیں پاسِ حیا ہوتا نہیں
گھونٹ دیتے ہیں گلہ اپنے ہی تائب راہ میر
دیکھنے والا کوئی جب دوسرا ہوتا نہیں

(پروفیسر محمد اکرام تائب، عارف والا